بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

ربوہ :- اتوار

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۱۰	۲ ذیقعد ۱۳۸۹ھ - ۱۱ صلح ۱۳۴۹ ہش - ۱۱ جنوری ۱۹۷۰ء	جلد ۵۹/۲۴

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۱۰ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضور ایدہ اللہ کی حرم محترم حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ گردہ کی تکلیف اور کھانسی ابھی چل رہی ہے۔ احبابِ جماعت آپ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

● ربوہ ۱۰ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو سر درد اور دل کی کمزوری میں تو افاقہ ہے لیکن پیٹ میں درد اور پیچش کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا العالی کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

● ربوہ ۱۰ صلح - حضور ایدہ اللہ نے کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور نے قرآنِ مجید کی آیت وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الانفال آیت ۲۶) کی تفسیر بیان فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ اولاد کی صحیح تربیت نہ کرنے کے نتیجہ میں عند اللہ اور عند الناس بگڑی ہوئی اولاد ہی سزا کی مستوجب نہیں ہؤا کرتی (باقی صفحہ ۸ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب پتّہ کی تکلیف کی وجہ سے گزشتہ کئی ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے جس کے لئے آپ ۱۱ جنوری کو لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔

اکتوبر ۶۹ء میں آپ کو پتّہ کا شدید درد ہؤا تھا اس کے بعد یرقان ہو گیا اُس وقت علاج کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے تکلیف دُور ہو گئی تھی لیکن ۲۰ دسمبر ۶۹ء کو پتّہ کے درد کا دوبارہ شدید حملہ ہؤا جو اب تک چل رہا ہے کبھی درد زیادہ ہو جاتا ہے اور کبھی کم۔ ڈاکٹروں نے مشورہ دیا ہے کہ جلد آپریشن ہونا چاہیئے چنانچہ آپ اِس غرض سے ۱۱ جنوری بروز اتوار لاہور تشریف لے جا رہے ہیں۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو محض اپنے فضل سے آپریشن کامیاب فرمائے اور آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اوصاف کا ناجائز اور بے موقع استعمال انہیں بُرا اور قابلِ نفرین بنا دیتا ہے

جب انہی اوصاف کو موقع اور محل پر استعمال کیا جاوے تو وہ ثواب کا موجب ہو جاتے ہیں

"انسان کی فطرت میں یہ بات ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے۔ بچوں میں عادت ہوتی ہے کہ جھوٹ بولتے ہیں۔ آپس میں گالی گلوچ ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لڑتے جھگڑتے ہیں۔ جُوں جُوں عمر میں وہ ترقی کرتے جاتے ہیں عقل اور فہم میں بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ انسان تزکیہ نفس کی طرف آتا ہے۔

انسان کی بچپن کی حالت اِس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گائے بیل وغیرہ جانوروں ہی کی طرح انسان بھی پیدا ہوتا ہے۔ صرف انسان کی فطرت میں ایک نیک بات یہ ہوتی ہے کہ وہ بدی کو چھوڑ کر نیکی کو اختیار کرتا ہے اور یہ صفت انسان میں ہی ہوتی ہے کیونکہ بہائم میں تعلیم کا مادہ نہیں ہوتا۔ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک قصہ نظم میں لکھا ہے کہ ایک گدھے کو ایک بیوقوف تعلیم دیتا تھا اور اس پر شب و روز محنت کرتا۔ ایک حکیم نے اُسے کہا کہ اے بیوقوف تُو یہ کیا کرتا ہے؟ اور کیوں اپنا وقت اور مغز بیفائدہ گنواتا ہے؟ یعنی گدھا تو انسان نہ ہوگا تُو بھی کہیں گدھا نہ بن جاوے۔ درحقیقت انسان میں کوئی ایسی الگ شَے نہیں ہے جو کہ اَور جانوروں میں نہ ہو۔ عموماً سب صفات درجہ وار تمام مخلوق میں پائے جاتے ہیں لیکن فرق یہ ہے کہ انسان اپنے اخلاق میں ترقی کرتا ہے اور حیوان نہیں کرتا۔ دیکھو ارنڈ کا تیل اور کھانڈ کیسے غلیظ ہوتے ہیں لیکن جب خوب صاف کیا جاوے تو مصفّٰی ہو کر خوشنما ہو جاتے ہیں۔ یہی حال اخلاق اور صفات کا ہے۔ اصل میں صفات کُل نیک ہوتے ہیں جب اُن کو بے موقع اور ناجائز طور پر استعمال کیا جاوے تو وہ بُرے ہو جاتے ہیں اور اُن کو گندہ کر دیا جاتا ہے لیکن جب ان ہی صفات کو افراط تفریط سے بچا کر محل اور موقع پر استعمال کیا جاوے تو وہ ثواب کا موجب ہو جاتے ہیں۔

قرآنِ مجید میں ایک جگہ فرمایا ہے مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ اور دوسری جگہ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ۔ اب سبقت لے جانا بھی تو ایک قسم کا حسد ہی ہے سبقت لے جانیوالا کب چاہتا ہے کہ اس سے اَور کوئی آگے بڑھ جاوے۔ یہ صفت بچپن ہی سے انسان میں پائی جاتی ہے۔ اگر بچوں کو آگے بڑھنے کی خواہش نہ ہو تو وہ محنت نہیں کرتے اور کوشش کرنے والے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔ بالقوہ گویا حاسد ہی ہوتے ہیں لیکن اِسی جگہ حسد کا مادہ مصفّٰی ہو کر سابق ہو جاتا ہے اسی طرح حاسد ہی بہشت میں سبقت لے جاویں گے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ صلح ۱۳۴۹ ہش

[redacted]

جماعت کی مالی تحریکیں

اور

تحریکِ وقفِ جدید کی اہمیت

(۳)

یہ چندہ جماعت کے تمام کاموں کے لئے مکتفی نہیں ہو سکتا اور باوجودیکہ جماعت کے بانصاب دوست زکوٰۃ بھی نکالتے ہیں جو غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے جماعت مختلف مالی قربانیوں کے لئے ہر وقت خرچ کرنے کے لئے آمادہ رہتی ہے۔ ان میں سے بہت سی تحریکیں تو اب مستقل اور عام صورت اختیار کر چکی ہیں جیسا کہ مثلاً جلسہ سالانہ کا چندہ اور بعض مستقل تو ہیں مگر طوعی ہیں جیسا کہ مثلاً تحریکِ جدید۔ مالی تحریکوں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے لازمی چندہ اور لنگر کا چندہ اور بعض دیگر چھوٹی چھوٹی سی تحریکیں ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے وقت میں بھی عارضی تحریکیں ہوئیں لیکن سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے مالی قربانی کی بہت سی عارضی اور چند ایک مستقل تحریکیں فرمائیں جن میں تحریکِ جدید خاص اہمیت رکھتی ہے اور جس کا ذکر ہم نے اُوپر کیا ہے کہ اس تحریک کے نتیجہ میں بیرونی ممالک میں احمدیہ اسلامی مشن قائم کئے گئے ہیں جو روز بروز زیادہ سے زیادہ وسعت اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ اِس لحاظ سے یہ تحریک اگرچہ طوعی ہے مگر ہے مستقل۔ اور اس کا عمل دخل جماعت کے استقلال کے ساتھ وابستہ ہے کیونکہ بیرونی دنیا میں تبلیغِ اسلام کا کام غیر محدود ہے اور ابھی آٹے میں نمک کے برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

اس کے باوجود ہماری دانست میں وقفِ جدید کی تحریک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی تحریکوں میں سے سب سے زیادہ اہم تحریک ہے۔ اور اگرچہ یہ تحریک طوعی ہے تاہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مستقل تحریک چندہ عام کی تحریک سے کم اہم نہیں ہے۔ اس تحریک کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ دراصل تمام مالی اور جانی تحریکوں کی بنیادی تحریک ہے۔ اور جس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی یہ تحریک آخری تحریک ہے اسی طرح یہ تحریک وسعت اور اپنے اثر کے لحاظ سے ہمہ گیر بھی ہے۔ اور ہمارے خیال میں اِس تحریک کو بھی چندہ عام کی طرح لازمی تحریک قرار دینا چاہیئے۔ کیونکہ چندہ عام کی طرح یہ تحریک بھی ہر احمدی فرد کے نقطۂ نظر سے نہایت ضروری ہے۔ اور جس طرح چندہ عام میں اطفال اور ناصرات سبھی مکلّف ہیں اسی طرح ہر احمدی اِس تحریک میں مکلف ہونا چاہیئے۔ کم از کم اس کا درجہ سبقت کے لحاظ سے تحریک وصیت کے برابر ہونا چاہیئے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چندۂ عام کے بعد سب سے اہم طوعی تحریک ہے اور جس کو جماعت نے ایک خاصی حد تک اپنا لیا ہوُا ہے یہاں تک کہ اطفال اور ناصرات بھی اس میں حصہ لینے کو ضروری خیال کرتے ہیں۔

بادی النظر میں یہ تحریک غیر اہم معلوم ہوتی ہے اور شاید بعض دوست اس کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوں کیونکہ اس تحریک میں مالی قربانی کی حد بہت تھوڑی رکھی گئی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی دوست اس میں حصہ لینے سے محروم نہ رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس تحریک میں اطفال اور ناصرات کی ذمّہ داری بڑھا کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہ نہایت وسیع تحریک ہے یہاں تک کہ اطفال اور ناصرات بھی اس میں شامل ہونے چاہئیں۔ اس وجہ سے دوستوں کو یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے ان کی ذمہ داری کم ہو گئی ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی ذمّہ داری اَور بھی بڑھ گئی ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ خود اس میں حصہ لیں بلکہ یہ بھی دیکھیں کہ ان کے زیرِ سایہ پرورش پانے والے اطفال اور ناصرات باقاعدہ طور پر اس میں حصہ لیتے ہیں یا نہیں۔ اور ان کو اس تحریک کو کامیاب بنانے کا احساس ہے کہ نہیں۔

الغرض تحریک وقفِ جدید ہر لحاظ سے ایک بنیادی تحریک ہے اور چاہیئے کہ دوست اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں تاکہ اس کے وہ نتائج پیدا ہوں جو سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیشِ نظر تھے جس کا ذکر آپ نے مختلف پیراؤں میں فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ کی خواہش یہ تھی کہ احمدیوں میں ایسے لوگ پیدا ہوں جو اسلامی صوفیاء کی طرح کام کریں جس طرح وہ اسباب کے پابند نہیں تھے بلکہ بغیر ساز و سامان کے اللہ تعالےٰ کے دین کی تبلیغ کرنے کے لئے دُور دُور تک چلے جاتے تھے اور جو خداشناسی میں ایسے مراتب حاصل کرتے تھے کہ علماء اور فضلاء بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اس تحریک کی حقیقت کو سمجھیں اور اس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کریں۔ آمین ؀

یہ "اُوَیْنُھُمَا" کا جو نگر ہے

یہ "اُوَیْنُھُمَا" کا جو نگر ہے
ہمارا ابھی اسی ربوہ میں گھر ہے

عجب اعجاز ہے اس سرزمیں میں
زمیں پر سر ہے، سجدہ آسماں پر ہے

یہاں بستے ہیں سوز و درد والے
زباں شیریں ہے، سینہ میں شرر ہے

نمازِ پنجگانہ اور تہجّد
لبوں پر ذکرِ حق ہے چشم تر ہے

یہاں زندہ خدا، زندہ محمدؐ
یہاں قرآن زندہ ہے۔ خبر ہے؟

مسیحائے زماں کی ذرّیت یاں
ہر اک فرد ایک نخلِ پُرثمر ہے

خلیفۃ المسیح الثالث اس میں
کہ جو محمودؓ کا لختِ جگر ہے

یہی تنویر وہ دارالاماں ہے
یہاں انسان بے غم ہے نڈر ہے

گھر بیٹھے دُنیا کی سیر

احمدی مجاہدین اکنافِ عالم میں دن رات اسلام پھیلا رہے ہیں۔ آپ الفضل کے ذریعہ بآسانی ان کی تبلیغی سرگرمیوں سے باخبر ہو سکتے ہیں۔ آج ہی الفضل کا روزانہ پرچہ جاری کروا کر گھر بیٹھے دُنیا کی سیر کا سامان کیجئے

(مینجر الفضل ربوہ)

"مَیں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا"

اس عہد کی اہمیت اور اس کے تقاضے

مکرم ملک محمد سلیم صاحب ربوہ۔

جب کسی شخص کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ تو وہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے تحت اپنے رب سے عہد کرتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ چنانچہ بیعت کی شرط ششم کے الفاظ یہ ہیں۔

"دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا"

نیز کشتیٔ نوح میں حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا ارشاد بظاہر عام سی بات معلوم ہوتی ہے اور یہ ایک چھوٹا سا فقرہ ہے کہ

میں دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

مگر حق یہ ہے کہ یہ فقرہ حقائق و معارف کا ایک سمندر ہے، یہ فقرہ مومنوں کے دل کی غذا، عارفوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور سالکوں کے لئے چراغِ راہ ہے۔ یہ دراصل کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ کا آسان سادہ اور عام فہم ترجمہ ہے کیونکہ الٰہ کا لفظ وَلَاہ سے مشتق ہے۔ اور اس کے معنے ہیں ایسا محبوب و معشوق جس کی پرستش کی جائے۔ گویا الٰہ ایک ایسا وجود ہے جو انسان کا مطلوب و مقصود ہے جسے انسان ہر ایک بات ہر کام اور عزیز سے عزیز تر اور محبوب تر سمجھتا ہے۔ اور ہر وقت اسی کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور اس کی روح ہر وقت اس کے آستانہ پر سجدہ ریز رہتی ہے۔ ساری دنیا اور ما فیہا سے وہ آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ اور ہر چیز ما سوا اللہ کے ھَالِکَۃُ الذَّات اور بَاطِلَۃُ الْحَقِیْقَۃ جانتا ہے۔ وہ ہر ایک بات پر خدا تعالیٰ کو مقدم رکھتا ہے۔ ماں باپ، بیوی بچے، کھیتی باڑی، تجارت، غرض کوئی چیز اس کی توجہ کو محبوب حقیقی سے ہٹا نہیں سکتی۔ جب کبھی دنیا اور دین میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا پڑتا ہے تو وہ بلا تامل اور بلا جھجک و بلا تاخیر دین کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔ تب وہ اپنے عمل سے ثابت کرتا ہے کہ وہ واقعی لا الٰہ الا اللّٰہ پر زندہ ایمان رکھتا ہے۔

لیکن جو شخص دن رات کے چوبیس گھنٹے اور سال کے بارہ مہینے نفس کی بندگی میں گزارتا ہے۔ اور دنیوی دھندوں کے گرد طواف کرتا ہے۔ دین کے لئے جان و مال اور وقت کی قربانی دینے سے گریز کرتا ہے۔ نماز کے وقت اپنی دوکان سے باہر نہیں نکلتا۔ یا دوسرے دنیوی کاموں میں مست رہتا ہے۔ رشتہ لیتے وقت یا دیتے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قائم کردہ شرائط کو پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اور دنیدار رشتہ پر دیندار یا مسکین یا اعلیٰ خاندان کے رشتہ کو ترجیح دیتا ہے۔ یا جماعت کی تربیت اور حق کی اشاعت کے لئے اسے مرکز سے جو ہدایات ملتی ہیں۔ وہ اس کی تعمیل نہیں کرتا اور اپنے بیوی بچوں کے کاموں میں مصروف رہتا ہے تو ایسا شخص عملاً خدا کو الٰہ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ وہ دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ اور خدا کو زبان سے الٰہ یعنی اپنا حقیقی محبوب و معشوق و مسجود و مطلوب تسلیم کرنے کے باوجود عملاً اسے فراموش کر دیتا ہے۔ پس لا الٰہ الا اللّٰہ اگر دعوے ہے تو عملاً دین کو دنیا پر مقدم کر دکھانا اس دعوے کی دلیل ہے۔

کیا دین و دنیا ایک ہی چیز ہے؟

بعض لوگ غلطی سے دین اور دنیا کو ایک ہی چیز سمجھتے ہیں۔ اور ان کو دو الگ الگ دائرے ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ ہے کہ موجودہ انسانی زندگی کے جو مختلف شعبے ہیں جیسے مذہب، سائنس، تجارت، سیاست، یہ دراصل زندگی کی چوڑائی ہے۔ اور موجودہ زندگی اور مرنے کے بعد کی زندگی درحقیقت یہ دونوں مل کر انسانی زندگی کی لمبائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ دین اور دنیا مذہب اور تجارت، سیاست اور فنونِ لطیفہ کو الگ الگ نہیں سمجھتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک حیات انسانی کے یہ تمام شعبے دراصل اس کی چوڑائی بناتے ہیں۔ اور موجودہ زندگی اور بعث بعد الموت، زندگی کی لمبائی بناتے ہیں۔ لہٰذا دین و دنیا میں تفریق چہ معنی دارد؟

ایک اور طبقہ ہے جو سیاست کو بھی دین کا ضروری حصہ سمجھتا ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنا تو کجا ان دونوں میں فرق کرنے کو صحیح قرار نہیں دیتا۔ آئیے اب ہم قرآن مجید کی روشنی میں اس بات کا تجزیہ کریں۔

خدا تعالیٰ کے ارشادات

خدا تعالیٰ یہود نامسعود کی کافرانہ حرکتوں کے ذکر کے بعد ان کے متعلق فرماتا ہے۔

اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَۃِ فَلَا یُخَفَّفُ عَنْھُمُ الْعَذَابُ وَلَا ھُمْ یُنْصَرُوْنَ

(البقرہ ۸۷)

یعنی یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس جہان کی زندگی کو بعد میں آنے والی زندگی پر مقدم کر لیا ہے

یہاں اللہ تعالیٰ نے نہ صرف دین و دنیا میں تفریق کی ہے۔ بلکہ دنیا کو آخرۃ پر ترجیح دینے والوں کو عذاب کی وعید کی ہے۔ اور اسے کفار کا کام بتایا ہے۔

سورۃ آل عمران میں فرمایا:۔

وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

ترجمہ۔ اور ورلی زندگی (کا سامان) صرف فریب دینے والا عارضی سامان ہے۔

نیز سورۂ یونس میں فرمایا

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْیُکُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِکُمْ مَتَاعَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا

ترجمہ۔ اے لوگو تمہارا صرف ورلی زندگی کو چاہنا تمہارے نفسوں پر وبال بن کر پڑے گا۔

دنیا کس کو کہتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے دنیا کی یوں تعریف کی ہے:۔

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّھَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَۃِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَۃِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِکَ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ۔

(آل عمران ۱۵)

ترجمہ۔ لوگوں کو عام طور پر پسند کی جانے والی چیزوں کی یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے اور چاندی کے محفوظ خزانوں اور خوبصورت گھوڑوں اور مویشیوں اور کھیتی کی محبت اچھی شکل میں دکھائی گئی ہے۔ یہ دنیوی زندگی کا سامان ہے۔ اور اللہ (تو) وہ (ذات) ہے جس کے پاس نہایت عمدہ ٹھکانا ہے۔

دنیا کی حقیقت

پھر اللہ تعالیٰ دنیا کی حقیقت ایک مثال کے ذریعہ واضح کرتا ہے۔

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰہُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِہٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا یَاْکُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰٓی اِذَآ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَھَا وَازَّیَّنَتْ وَظَنَّ

اَهْلُهَا اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتٰهَا اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔

(سورۂ یونس آیت ۲۵)

ترجمہ:۔ اس ورلی زندگی کی حالت (تو) اس پانی کی طرح ہے۔ جسے ہم نے بادل سے برسایا۔ پھر اس کے ساتھ زمین کی روئیدگی جسے آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں مل (کر یکجان ہو) گئی۔ یہاں تک کہ جب اس نے (اس کے ذریعہ سے) اپنی کمال درجہ کی زینت کو پا لیا اور خوبصورت ہوگئی اور اس کے مالکوں نے سمجھ لیا۔ کہ (اب) وہ اس پر قابو یافتہ ہیں تو اس پر دن یا رات کو (عذاب کے متعلق) ہمارا حکم آگیا۔ اور ہم نے اسے کٹے ہوئے کھیت کی طرح کر دیا۔ گویا وہاں کل (کچھ) تھا (ہی) نہیں (غرض) جو لوگ سوچ سے کام لیتے ہیں۔ ان کے لئے ہم اسی طرح (اپنی) آیات کو کھول کر بیان کرتے ہیں

قرآن مجید دنیا کو آخرت کے مقابلہ میں ثانوی حیثیت اور معمولی قدر و قیمت کی چیز قرار دیتا ہے۔

سورۃ الاعلیٰ میں فرماتا ہے۔

بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى

ترجمہ۔ مگر (اے مخالفو) تم (لوگ) تو ورلی زندگی کو (آخرت پر) ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت کہیں بہتر اور دیرپا ہے۔

نیز دیکھئے القصص آیت نمبر ۶۱۔ الشوریٰ آیت نمبر ۳۷۔ سورۂ محمد آیت نمبر ۳۷۔ اس کے الفاظ معہ ترجمہ درج ذیل ہیں

اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَلَا يَسْئَلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ

ترجمہ۔ یہ دنیوی زندگی محض ایک کھیل اور غفلت کا سامان ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور تقویٰ اختیار کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے اجر تم کو دیگا اور وہ تم سے تمہارے مال نہیں مانگتا۔

چار گروہ

دین اور دنیا سے تعلق کی نوعیت اور کیفیت کے ضمن میں قرآن شریف میں انسانوں کے چار گروہوں کا ذکر ہے

۱۔ وہ لوگ جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کے سلوک کے مدنظر اس گروہ کے آگے چلکر مزید دو گروہ بن جاتے ہیں۔

اوّل۔ وہ جن کی دنیا سنورتی اور آخرت بگڑتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ

(الشوریٰ آیت نمبر ۲۱)

یعنی جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اس (کو اس دنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دے دیتے ہیں (یعنی دنیوی متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

اسی طرح سورۂ ہود کی آیات نمبر ۱۶، ۱۷ میں فرماتا ہے۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ

یعنی جو لوگ اس ورلی زندگی کے سامان اور اس کی زینت کو اپنا مقصود بنائیں گے۔ ہم ان کے اعمال کے پھل اسی زندگی میں پورے پورے دے دیں گے۔ اور انہیں اس میں سے کم نہیں دیا جائے گا۔

اگلی آیت میں انہی لوگوں کی آخرت کے متعلق فرمایا۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ

ترجمہ۔ یہ وہ (لوگ) ہیں جن کے لئے آخرت میں (دوزخ کی) آگ کے سوا (اور) کچھ نہیں ہوگا۔ اور جو کچھ انہوں نے اس ورلی زندگی کی خاطر کیا ہوگا۔ وہ اس اخروی زندگی میں بالکل بے فائدہ ہو جائے گا۔ اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہوں گے وہ تباہ ہو جائے گا۔

نیز دیکھئے سورۂ بقرہ آیت ۲۰۱

دوسرے۔ دنیا کو دین پر مقدم کرنے والوں کا دوسرا گروہ وہ ہے جس کی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ مرتد کے متعلق ارشاد باری ہے۔

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ۔

(البقرہ ۲۱۸)

ترجمہ۔ اور تم میں سے جو بھی اپنے دین سے پھر جائے (اور) پھر کفر ہی کی حالت میں مر (بھی) جائے۔ تو (وہ یاد رکھے کہ) ایسے لوگوں کے اعمال دنیا میں (بھی) اور آخرت میں (بھی) اکارت جائیں گے۔ اور ایسے لوگ دوزخ (کی آگ میں پڑنے) والے ہیں۔ وہ اس میں (دیر تک) رہیں گے۔

نیز دیکھئے آل عمران آیت ۲۳، الرعد آیت نمبر ۳۵، (اس آیت میں ایسے لوگوں کے لئے دنیا و آخرۃ دونوں میں عذاب الٰہی کی وعید ہے) نیز دیکھئے سورہ حٰم سجدہ آیت ۱۷، ۱۸ جن میں قوم ثمود پر دنیوی اور اس سے شدید تر اخروی عذاب کا ذکر ہے

۲۔ جو لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں، اور دنیوی زندگی پر اخروی زندگی کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان کے بھی دو گروہ بتائے گئے ہیں۔

اوّل۔ وہ جن کی آخرت کامیاب ہو جاتی ہے خواہ دنیا بظاہر ناکام رہے۔ اس گروہ میں وہ لوگ شامل ہیں جو دنیا کو دین پر قربان کر دیتے ہیں۔ اور خدا کی توحید کے لئے بکروں کی طرح ذبح ہونا پسند کرتے ہیں۔ اس ذیل میں وہ مومنین اور انبیاء آئینگے جو دین کی راہ میں شہید ہوگئے۔ یا بظاہر ناکام رہے۔ لیکن ان کے بعد ان کا خون رنگ لایا۔ حضرت صاحبزادہ سید عبد اللطیف صاحب شہید نے اپنے جگر کے گرم لہو سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا قابل تقلید نمونہ پیش کیا۔ دنیا کی اندھی آنکھ ایسے سچے عاشقوں کو ناکام سمجھتی ہے۔ حالانکہ خدا کے عرش پر ان کا نام زندوں میں لکھا جاتا ہے۔ اور یہی لوگ انسانیت کا نکھار اور قوم کا فخر اور عظمت ملی کی شاندار عمارت کی بنیادی اینٹ بن جاتے ہیں۔

دوسرے۔ یہ لوگ وہ ہوتے ہیں۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب و سرخرو کرتا ہے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ

(البقرہ ۱۳۱)

ترجمہ۔ اور ہم نے یقیناً اسے اس دنیا میں بھی برگزیدہ کیا تھا۔ اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں (شمار) ہوگا۔

مومنوں کے متعلق ارشاد ہوتا ہے

فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ

ترجمہ: اس پر اللہ نے انہیں دنیا کا بدلہ بھی اور آخرت کا بدلہ (بھی) دیا۔

(باقی)

تحریکِ جدید کا ۳۶ واں سال اور وعدے

تمام جماعت ہائے احمدیہ کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریکِ جدید کے نئے سال کا اعلان مورخہ ۲۴ اخاء ۱۳۴۸ ہش (۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء) کو فرما دیا ہے۔ جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اب جلد از جلد اپنے وعدہ جات مرکز میں ارسال فرما دیں اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اگر وعدہ جات کے مطبوعہ فارم میسر نہ آئیں تو سادہ کاغذ پر ہی وعدے بھجوا دیئے جائیں۔ تاکہ مسابقت کا ثواب بھی حصہ میں آئے۔

یاد رہے کہ اب دو ماہ سے کچھ زیادہ عرصہ اعلان کے بعد گزر چکا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی خواتین کے جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

دینی و تربیتی موضوعات پر اہم تقاریر

(۲)

۲۸ فروری

اجلاسِ اوّل

زیر صدارت حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ساڑھے نو بجے پروگرام کا آغاز تلاوت و نظم سے ہوا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے "تعلیم القرآن" کے موضوع پر خطاب فرمایا حاضرین جلسہ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے ہوئے آپ نے قرآن حکیم کی صداقت پر بڑے مدلل انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم وہ زبردست روحانی طاقت ہے۔ جو یقینی معرفت عطا کرتی ہے۔ قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کا سرچشمہ ہے۔ قرآنی حقائق و معارف سے روشناس ہو کر انسان اپنے اندر خاص تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ قرآن کریم ھدی للمتقین ہے۔ آپ نے حضرت مسیح پاکؑ اور حضرت مصلح موعودؓ نیز حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عشق قرآن کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حامل قرآن لوگوں کو ہر زمانہ میں عظیم الشان رفعت و عظمت بخشی ہے۔ حضرت مسیح پاکؑ فرماتے ہیں:-

مسلماں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیم قرآں کو بھلایا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے تعلیم القرآن کے سلسلہ میں خاص درد و کرب کا اظہار فرماتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ ہو نہ بڑا نہ چھوٹا نہ مرد نہ عورت نہ بچہ نہ بوڑھا جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور اپنے ظرف کے مطابق جس نے قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے کہ وہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی سکیم میں بہت برکت ڈالے گا۔

ہر احمدی خاتون کو اس ضمن میں اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیئے۔ محض بیعت اور احمدیت کے نام سے موسوم ہو جانا کافی نہیں اس وابستگی کے بعد ہم پر بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ قرآن کریم کی اتباع کے بغیر ہم کسی فلاح کا تصور بھی نہیں کر سکتے

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر دلآویز خطاب فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مستورات کو ان کی خصوصی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو موجودہ اہم دور میں بچوں کی تربیت ایک نازک مسئلہ ہے۔ بچے سلسلہ کی امانت و وقار اور زیب و زینت ہیں۔ آج ہمیں اپنے بچوں کو زمانہ کے مہلک اثرات سے محفوظ کرنا اور انہیں صحیح اسلامی تعلیم سے آگاہ کرنا ہے۔ فیشن پرستی اور بے پردگی کے لئے نئی نسل کی ناسمجھ بچیاں ذمہ دار نہیں بلکہ والدین ہی ان کی گمراہی کے ذمہ دار ہیں پردہ کی عمر جب شروع ہوتی ہے تو لڑکیوں کو بچہ سمجھ کر پردہ نہیں کروایا جاتا جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے دلوں سے پردہ کا احترام اٹھ جاتا ہے۔ بچوں میں اچھے بُرے کا امتیاز پیدا کرنا اور اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کرنا والدین کا فرض ہے بچے فطرتاً سعید ہوتے ہیں ان میں اخلاص اور ایمان بھی ہوتا ہے لیکن تربیت کی کمی اور صحیح تربیت میں تساہل انہیں غلط راستے کی طرف لے جاتے ہیں۔ ہمیں ایسے بچوں کی ضرورت ہے جو اسلام کا حسین نمونہ پیش کرنے والے ہوں نمائش و ریا سے متنفر ہوں، خادم دین ہوں اور عاجزی کا اصول کو اختیار کرنے والے ہوں تا اسلام و احمدیت کے پیغام کو اکناف عالم تک پہنچایا جا سکے۔ بچوں کے لئے پاکیزہ ماحول پیدا کریں اور وہ فضا پیدا کریں جو صحابیات نے کی تا عبد اللہ بن زبیر۔ سعد بن وقاص اور خالد بن ولید جیسے جرنیل اسلام پیدا ہوں ہم میں سے ہر ایک کی خواہش ہونی چاہیئے کہ احمدی بچیاں بے مثال نمونے پیش کریں۔ خدائی نصرت کے بغیر ہماری تمنائیں پوری نہیں ہو سکتیں۔ لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ ہماری نیک تمناؤں کو پورا کرے۔

آپ کے بعد صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے نظام خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ انبیاء کی بعثت کی اغراض تفصیل سے بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ خلیفہ بھی نبی کی طرح دعوت الی الخیر دیتا تعلیم و حکمت سے بہرہ ور کرتا اور تزکیہ نفس کرتا ہے۔ اس کام کو ہر شخص بجا نہیں لا سکتا بلکہ خدا کے خاص بندے اُسی سے رہنمائی حاصل کر کے یہ فریضہ بجا لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ سے بھی خلافت کا وعدہ کر رکھا ہے۔ جب تک مسلمان خلافت سے وابستہ رہے انہیں ترقی حاصل ہوتی رہی لیکن خلافت راشدہ کے بعد مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا۔ کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ اگر خلافت ان کے ہاتھ سے نکل گئی تو وہ خدا اور اس کے رسول کی اطاعت سے بھی نکل جائیں گے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں خلافت کی اہمیت واضح فرمائی۔

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی تقریر

بارہ بجے حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے سورۃ اعراف کی آیات تلاوت فرماتے ہوئے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا اور حاضرین جلسہ کو جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ دور دراز سے ہر قسم کی تکالیف اٹھا کر محض اسلئے آتی ہیں کہ ربوہ کی مقدس سرزمین میں دعائیں کریں اور ذکر الٰہی کریں اور سارا سال اس موقع کا انتظار کرتی ہیں آپکو چاہیئے اس بابرکت موقع سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

بعد ازاں آپ نے فرمایا شیطان اور آدم کی کشمکش روز ازل سے ابتک جاری ہے۔ قدم قدم پر شیطان ورغلانے اور بہکانے کی کوشش کرتا ہے۔ بطور صدر لجنہ اماء اللہ میرا فرض ہے کہ میں جماعت احمدیہ کی خواتین کو نیکیوں کی طرف بلاؤں اور کمزوریوں اور خرابیوں سے دامن بچانے کی تلقین کروں کیونکہ برائی کو دیکھ کر خاموش رہنا خلاف اسلام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک نئے آسمان اور نئی زمین کی تخلیق کے لئے بھیجا گیا۔ لہذا آج جماعت احمدیہ کے مرد و زن کا فرض ہے کہ وہ قابل رشک نمونہ پیش کریں۔ آج مسلمان رسول اکرم کے پیش کردہ اخلاق حسنہ سے عاری ہیں اور مغربی تہذیب نے اسلام کی اچھی باتیں لے لی ہیں۔ ہماری بہنوں نے اگرچہ ہر موقع پر بے مثال مالی قربانیاں پیش کی ہیں لیکن صرف مالی قربانیاں ہی اعلیٰ نمونہ نہیں بن سکتیں بلکہ ہمارا نیک نمونہ اور اعلیٰ کردار ہی انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔ لہذا ہمارا عمل و کردار اسلامی تعلیم کا زندہ نمونہ ہونا چاہیئے۔ میں یہ درخواست کرتی ہوں کہ ہر احمدی بہن اپنا بچیوں کی تربیت قرآن و سنت کے مطابق کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی نادر اہم دعا دجال سے حفاظت کی دعا ہے آپ بھی اس پر عامل ہو جائیں اس کا سہل اور آسان طریقہ یہی ہے کہ قرآن و سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک سیرت کے مطابق اور حضرت اماں جانؓ کے نیک نمونہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ جوانی کی عمر ٹھوکر کی عمر ہے لہذا بے پردگی اور لباس میں عریانی کی وبا سے صرف اور صرف مائیں ہی اپنی بچیوں کو بچا سکتی ہیں۔ عہدیداروں کا کام آئندہ سال کے لئے یہ بھی ہوگا کہ وہ یہ دیکھیں کہ ہر احمدی عورت کے گھر میں پرورش پانے والی بچیاں اسلام کا صحیح نمونہ ہوں یہ نہ ہو کہ بعد میں آنے والے آگے نکل جائیں اور ربوہ میں نومسلم مستورات آپ کے لئے نمونہ بن جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے سامنے یہی نصب العین رکھا کہ دین دنیا پر مقدم رکھا جائے گا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کے مطابق

(باقی صفحہ ۶ پر دیکھیں)

امتحان میں کامیابی اور درخواست دعا

میرے بھتیجے عزیزم محمد احمد قمر نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور کی دعاؤں سے بی کام فائنل فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل

الحیاء من الایمان پر ہمیشہ آپ کو عمل کرنا چاہیئے۔ آج بچیوں کی اخلاقی تربیت کرنا آپ کی سب سے بڑی قربانی ہے۔ آپ اپنی اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ وہ قال اللہ وقال الرسول کو اپنا دستور العمل بنائیں۔ اس کے بعد حضرت محترمہ موصوفہ نے تحریک خاص اور سائنس بلاک جامعہ نصرت کی تحریکات کی طرف توجہ دلائی۔ نیز سورۃ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کے حفظ کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا اور فرمایا کہ جلد سے جلد ناصرات سو فیصد اور لجنہ کی ممبرات کم از کم ۵۰% ان آیات کو اپنے پیارے امام کی خواہش کے مطابق یاد کر لیں۔ آپ کی تقریر کے بعد اجلاس اوّل ختم ہو گیا

اجلاس دوم

نماز ظہر و عصر کے بعد مردانہ جلسہ گاہ سے تلاوت و نظم کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب دلیے کیا گیا جو قریباً ساڑھے چار بجے تک جاری رہا اور بڑے ہی انہماک سے سنا گیا الحمد للہ کہ جلسہ سالانہ آپ کی تقریر کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(مرتبہ۔ بشریٰ بشیر ایم اے)

ناصرات الاحمدیہ کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ کا ہر سہ معیار کا امتحان مورخہ ۸ رفروری بروز اتوار منعقد ہو گا۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ بچیوں کو زیادہ سے زیادہ امتحان دلوانے کی کوشش کریں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نبوت (نومبر) ۱۳۴۸ھش / 1969 سے شروع ہو چکا ہے۔ اس سال آئندہ دو سال (۱۹۶۹ء-۷۱ء) کے لئے قائدین خدام الاحمدیہ کا انتخاب ہونا ہے۔ امراء پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ کو انتخاب فارم بھجوائے جا چکے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی مجالس میں انتخاب نہیں ہوا۔ اسلئے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنے ہاں انتخاب کا جائزہ لیں کہ کیا وہاں انتخاب قائد ہو چکا ہے۔ اگر نہیں ہوا تو اپنی نگرانی میں انتخاب فارم کی پشت پر درج شدہ قواعد کے مطابق جلد انتخاب کروا کر ارسالی فرمائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر جماعت میں تعلیم القرآن کمیٹی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے پروگرام دربارہ تعلیم قرآن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہر جماعت میں ایک کمیٹی ہوگی جس کے پانچ ارکان ہوں گے۔

۱۔ امیر جماعت صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب

۲۔ سیکرٹری صاحب اصلاح و ارشاد

۳۔ صدر صاحب موصیان

۴۔ زعیم صاحب انصار اللہ

۵۔ قائد صاحب خدام الاحمدیہ

اس کمیٹی کا فرض ہے کہ ایسا انتظام کرے کہ ان کی جماعت میں کوئی فرد چھوٹا ہو یا بڑا ایسا نہ رہے جسے ناظرہ قرآن مجید نہ آتا ہو۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ڈیڑھ سال کی مدت مقرر فرمائی ہے۔

جن کو ناظرہ آتا ہے وہ ترجمہ پڑھیں۔ جنہیں ترجمہ آتا ہے۔ وہ تفسیر قرآن سیکھیں امید ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے مطابق ہر جماعت میں تعلیم القرآن کمیٹی اپنا کام پوری مستعدی سے پایہ تکمیل کو پہنچا رہی ہوں گی۔ اس بارے میں رپورٹ کا آنا بھی ضروری ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

یہ سونے کی بالی کس کی ہے؟

زنانہ جلسہ گاہ سے ایک بالی سونے کی (رنگ) ملی ہے۔ جس کی ہو وہ نشانی بتا کر دفتر لجنہ اماء مرکزیہ سے آ کر لے جائے۔

سراج بی انچارج دفتر لجنہ مرکزیہ

محترم قریشی محمد نذیر صاحب فاضل ملتانی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی رحلت پر

جماعت احمدیہ احمد نگر کی قرارداد تعزیت

مورخہ ۵ ½ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ احمد نگر نے متفقہ طور پر محترم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ و سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کی وفات پر مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت منظور کی۔

حضرت قریشی صاحب مرحوم جہاں سلسلہ کے لئے ایک قیمتی وجود تھے وہاں جماعت احمدیہ احمد نگر کے لئے خاص طور پر آپکا وجود نہایت بابرکت اور قیمتی تھا۔ آپ تقسیم ملک کے بعد جامعہ احمدیہ کے ساتھ ہی احمد نگر میں تشریف لائے اور آخر دم تک جماعت احمد نگر کی ہر طرح سے خدمت اور تربیت فرماتے رہے

آپ نے مقامی جماعت کے ہر مشکل اور نازک وقت میں نہایت جرأت اور ہمت سے دینی و دنیاوی امور میں قابل قدر رہنمائی فرمائی۔ آپ کئی سال تک جماعت احمد نگر کے صدر اور پھر قاضی کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیتے رہے۔

محترم قریشی صاحب جماعتی عہدے دار کی صورت میں اور ایک فرد کی حیثیت میں بھی ہر طرح اور ہر وقت جماعت کے لئے ایک نمونہ تھے آپ کے قیمتی خطبات، تقاریر، پند و نصائح اور درس و تدریس مقامی جماعت کی روحانی تربیت کا اہم ذریعہ تھیں۔

حضرت قریشی صاحب کی ناگہانی وفات پر جماعت احمدیہ احمد نگر آپ کی مفارقت کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے اور آپ کے جملہ پسماندگان سے عموماً اور آپ کی اہلیہ محترمہ اور بچوں سے خصوصاً دلی ہمدردی کا اظہار کرتی ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قریشی صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپکا ہر طرح سے حافظ و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

(ناصر احمد ظفر۔ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے استاد رانا محمد بخش صاحب کی وفات پر تعزیتی قرارداد

اساتذہ و طلباء و دیگر کارکنان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا یہ خصوصی اجلاس ہمارے سکول کے ایک دیرینہ اور سینئر استاد محترم رانا محمد بخش صاحب ایم ایڈ کی ناگہانی وفات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ محترم رانا صاحب مرحوم ۱۳ ½ سال سکول سے منسلک رہے اس تمام عرصے میں انہیں زیادہ تر سکول کی اعلیٰ کلاسز کو پڑھانے کا موقع ملا۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز تدریس سے نہ صرف طلباء کے دلوں میں اپنے لئے قدر و منزلت پیدا کی بلکہ شاندار نتائج دکھائے۔ تعلیم و تدریس کے علاوہ سکول ڈسپلن اور بچوں کی اخلاقی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کے لئے اپنی بیماری کے دوران بھی انتہائی محنت و مشقت سے کام لیا۔

آپ بڑے زندہ دل انسان تھے۔ مدرسہ کے ہر کارکن سے آپ بڑی محبت سے ملتے۔ صحت اتنی اچھی تھی کہ جسے بھی آپ کی وفات کی اطلاع ملی۔ یا تو اسے یقین ہی نہیں آیا یا سنتے ہی دم بخود ہو کر رہ گیا۔

وفات کے وقت آپ کی عمر صرف ۳۹ سال تھی۔ قادیان کے جلسہ سالانہ پر گئے اور واپسی پر ریل کے سفر کے دوران رات کو بیمار ہوئے۔ ربوہ میں دو دن بیمار رہنے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں دل کے عارضہ سے اپنے مولائے حقیقی کو جا ملے۔

دعا ہے کہ مولا کریم مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچوں کا جو ابھی نابالغ ہیں۔ ہر طرح سے حامی و ناصر ہو اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں شریک غم اساتذہ و طلباء و دیگر کارکنان تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیجیے

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

مغربی بنگال میں فوج طلب کر لی گئی۔

کلکتہ ۹ر جنوری۔ مغربی بنگال میں امن و امان تہہ و بالا ہو جانے کے بعد سول حکام کی امداد کے لئے فوج بُلا لی گئی ہے جس نے پورے صوبے میں گشت شروع کر دیا ہے۔ کل کلکتہ کے قریب ایک شہر میں پولیس نے مظاہرین پر تین بار گولی چلائی جس سے دو افراد ہلاک اور بیسیوں زخمی ہو گئے۔ سِلی گوری شہر میں بھی کرفیو لگا دیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ مغربی بنگال میں گزشتہ تین سال سے سخت گڑبڑ اور بے چینی پائی جاتی ہے لوٹ مار۔ قتل و غارت اور آتش زنی کی وارداتیں آئے دن ہوتی ہیں۔ کمیونسٹ گوریلے کسانوں کا مال مویشی اور اناج لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ صوبہ کے کسی بھی علاقہ میں شہریوں کا جان و مال محفوظ نہیں صورت حال کی اصلاح کے لئے وزیر اعلیٰ اور ان کے ہزاروں حامی دو دو بار ہڑتال کر چکے ہیں۔ لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ کئی روز سے مختلف صنعتی اداروں میں ہنگامے جاری تھے۔

مولانا عبدالحمید بھاشانی پارٹی کی صدارت سے سبکدوش ہو جائیں گے

ڈھاکہ ۹ر جنوری۔ نیشنل عوامی پارٹی کے صدر مولانا عبدالحمید خان بھاشانی مارچ میں جماعت کی صدارت سے سبکدوش ہو جائیں گے۔ صدارت کے عہدے کے لئے ان کی مدت ۳ ماہ تک ختم ہو رہی ہے وہ دو مرتبہ پارٹی کے صدر منتخب ہو چکے ہیں۔ اور جماعت کے آئین کے مطابق تیسری بار یہ عہدہ نہیں حاصل کر سکتے

ایئر مارشل کی پریس کانفرنس

کراچی ۹ر جنوری۔ ممتاز سیاست دان ایئر مارشل اصغر خان نے دوبارہ عملی سیاست میں بھرپور حصّہ لینے کا اعلان کر دیا ہے تاہم وہ کسی سیاسی پارٹی میں شامل نہیں ہوں گے اور نہ ہی جسٹس پارٹی کے احیا کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں وہ آزاد سیاست دان کی حیثیت سے ملک اور قوم کی خدمت کریں گے۔ کل کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کے پروگرام میں مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں اتحاد پیدا کرنا علاقائی اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کو ختم کرانا اور ملک میں صحت مند سیاسی زندگی کے لئے فضا ہموار کرنا شامل ہے۔ اس مقصد کے لئے عام جلسوں سے خطاب کریں گے اور بیانات جاری کیا کریں گے۔

لبنانی فوجوں کے کمانڈر انچیف کو ریٹائر کر دیا گیا۔

بیروت ۹ر جنوری۔ لبنان کی مسلح افواج کے کمانڈر انچیف جنرل ایمائیل بوستانی کو ان کے عہدے سے ریٹائر کر دیا گیا ان کی ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کل لبنانی کابینہ کے اجلاس میں کیا گیا۔ جنرل بوستانی فرانس کے تربیت یافتہ ہیں ان کی جگہ کرنل جین نجیم لبنانی فوج کے نئے کمانڈر انچیف مقرر کئے گئے ہیں۔

جیلوں میں بنکرز تعمیر کئے جائیں گے

ساہیوال ۹ر جنوری۔ حکومت کے ایک فیصلہ کے مطابق جیلوں میں قیدیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر آئندہ جیلوں میں بنکرز تعمیر کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں جیلوں کے حکام کو ہدایت جاری کر دی گئی ہیں یاد رہے کہ ساہیوال کی سنٹرل جیل میں اٹھارہ سو قیدیوں کی جگہ ہے مگر اس میں اوسطاً دو ہزار سے اڑھائی ہزار قیدی رکھے جاتے ہیں۔ دریں اثنا سنٹرل جیل ساہیوال کی انتظامیہ نے رات کو قیدیوں کی بہتر نگرانی کے لئے سرچ لائٹوں کے استعمال کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے سات سرچ لائٹیں خریدنے کے لئے آرڈرز بھی دے دیا گیا ہے

★ ساہیوال ۹ر جنوری۔ ساہیوال کے نزدیک ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ اُگے ہوئے سرکنڈوں اور درختوں میں آگ لگ جانے سے ایک میل کے علاقہ میں ٹیلیفون اور ٹیلیگراف کے ہزاروں روپے کے تار جل گئے۔

اعلان نکاح

محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۶۹ء کو میرے بیٹے عزیزم منیر احمد صاحب بی اے کا نکاح ہمراہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بی اے بی ایڈ بنت خواجہ عبدالرحیم صاحب مرحوم سے مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر مسجد مبارک میں بعد نماز مغرب پڑھا۔ احباب کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(ڈاکٹر محمد خیر دین بٹ محلہ دار الصدر غربی کوٹھی نمبر ۱۵/۱ ۔ ربوہ)

۲۔ میرے بیٹے ناصر احمد جاوید ڈسپنسر کا نکاح امۃ الجمیل بنت اعجاز احمد صاحب ایاز سکنہ چک ۲۷۰/گ ب کا چیلو کے ساتھ مبلغ /۱۵۰۰ روپے مہر پر بتاریخ ۱۲ر دسمبر ۱۹۶۹ء بعد نماز جمعہ مسجد مقامی میں صوفی غلام محمد صاحب صدر جماعت مقامی نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں، سلسلہ احمدیہ اور اسلام کے لئے بابرکت کرے۔ نکاح کے ساتھ ہی رخصتانہ بھی عمل میں آیا اور بتاریخ ۱۳ ۱۲/۶۹ بروز ہفتہ دوپہر کو دعوت ولیمہ دی گئی۔

(عبدالعزیز خالد چک ۲۷۰/ب کا چیلو ضلع تھرپارکر)

کتاب

اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت۔ پتہ صاف لکھیں،

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ۔ سمن آباد۔ لائل پور

قابل فروخت زرعی اراضی

جو کہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں واقع ہے بہترین رقبہ اور ہر قسم کی سہولت اور باموقع رقبہ ہے

۱۔ رقبہ تعدادی ۸۳ کنال قسم نہری پانی سالانہ ایک پلاٹ کی شکل میں متصل کوٹھی نواب سرگودھا میانوالی روڈ پر اور ریلوے اسٹیشن مٹھہ ٹوانہ سے ڈیڑھ میل فاصلہ پر واقع ہے۔

۲۔ رقبہ تعدادی ۱۴۳ کنال قسم بارانی۔ موضع آدھی کوٹ میں واقع ہے۔ بہترین رقبہ ہے اور چشمہ لنک کینال مکمل ہونے پر اس رقبہ کو بھی نہری پانی ملنے کے قوی امکان موجود ہیں۔ خواہش مند احباب رقبہ موقع پر دیکھ کر تسلی کر لیں۔ اور درخواستیں معرفت منیجر صاحب اخبار بھجوائیں +

درخواست دعا

برادرم نذیر احمد صاحب جاوید جیل الیکٹرک ریڈیو سروس گولبازار ربوہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رشید احمد۔ ربوہ)

۲۔ میرے بھائی سپر وائزر ٹیلیفون کی ٹریننگ لے رہے ہیں۔ تمام بزرگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ٹریننگ میں اعلیٰ نمبروں سے کامیاب کرے۔ آمین ثم آمین۔

رانا مبارک احمد سیکرٹری مال اوقاف مدد علاقائی بیت اللہ و ربوہ

ضرورت ہے

ایک محنتی دیانتدار خادمہ کی ضرورت ہے جو کہ گھر کا کام کر سکتی ہو۔ اگر کوئی بیوہ یا اکیلی عورت ہو تو اسے ترجیح دی جائے گی۔ رہائش گھر میں ہی ہو گی تنخواہ معقول کھانا فری کپڑے فری دیئے جائیں گے۔ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ درخواست ارسال فرمائیں۔

جمیلہ بیگم رانا معرفت سعید برادرز بن بازار نمونی ضلع لاہور

دلچسپ اور مفید طبی تجربات ۱۳

مکرم جناب بشارت الرحمٰن صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"میں خونی بواسیر کا مریض تھا یونانی و ایلوپیتھک علاج سے بالکل افاقہ نہ ہوا پائلز کیور (PILES. CURE) کا کورس لیا اور صرف تین کیپسولز سے ہی

آرام آگیا"

مکمل کورس ۱۰/- روپے ڈاک خرچ ۱/۵۰ روپیہ

ہماری مجربات اور ادویات کے متعلق اپنی آراء سے آگاہ فرماتے رہیں اس سے ضرورت مندوں کو فائدہ اور آپ کو ثواب ہوگا۔

کیموز ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۔ ۲۵ کمرشل بلڈنگ شارع قائد اعظم لاہور بحوالہ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ

کی

انگوٹھیاں

ہماری تیار کردہ خوشنما اور پائیدار انگوٹھیاں اور نگ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مندرجہ ذیل دکانوں سے ہر وقت مل سکتی ہیں:۔ نوید جنرل سٹور۔ ربوہ نیر ڈپو ہاؤس ربوہ۔ الفضل برادرز ربوہ سید غلام شاہ احمدیہ ہال کراچی۔ عبدالرحمٰن خان ایجنٹ اخبارات مسجد احمدیہ کوئٹہ۔ بیرونی ممالک کے مبلغین اور تحریک خریدنے والوں کو خاص رعایت۔ ہر شہر میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔

ضیاء المالک۔ حمید الدین۔ معرفت روشن الدین صراف گولبازار ربوہ

آئندہ نسل میں جذبۂ قربانی پیدا کرنے اور اس کی صحیح تربیت کرنے کی اہمیت

قوموں کو زندہ رکھنے اور انہیں ترقی کی راہ پر گامزن رکھنے کا حتمی اور یقینی ذریعہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیت وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ ۝ وَاخْفِضْ جَنَاحَکَ لِمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ جس طرح دریا نکلتے اور بہتے چلے جاتے ہیں لیکن نااہل قومیں ان سے فائدہ اٹھانے کی بجائے صرف اتنا نقصان اٹھاتی ہیں کہ دریا کی طغیانیوں سے ان کے دیہات غرق ہو جاتے یا ان کی زمینیں بے کار اور بنجر ہو جاتی ہیں یا زیادہ سے زیادہ وہ لوگ اتنا فائدہ اٹھا لیتے ہیں کہ دریاؤں سے مچھلیاں پکڑ لیتے ہیں لیکن جو عقلمند اور ذہین قومیں ہوتی ہیں وہ ان سے نہریں نکالتی اور بنجر زمینوں کو آباد کرتی ہیں اور اس طرح اربوں ارب روپیہ کماتی ہیں۔ اسی طرح اگر افراد کی صحیح تربیت کی جائے اور ان کے اندر جذبۂ قربانی پیدا کیا جائے تو ان کی طاقت سے اتنا فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ قوم ترقی کے میدان میں کہیں کی کہیں نکل جاتی ہے۔ درحقیقت پرانی نسل کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کسی چشمہ یا دریا کا منبع۔ لیکن نئی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک نالہ اور اس سے اگلی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک چھوٹا دریا اور پھر اس سے اگلی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بڑا دریا اور پھر اس سے اگلی نسل کی مثال ایسی ہوتی ہے جیسے ایک بڑا سمندر۔ چشمہ سے پانی پینے کے لئے ہمیں خود چشمہ پر جانا پڑتا ہے۔ لیکن نالہ جوش و خروش سے گھروں کے پاس سے گزرتا ہے۔ اس کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھر جب وہ ایک چھوٹا دریا بن جاتا ہے تو صرف یہی نہیں کہ وہ گھروں کے پاس بہتا ہے بلکہ اور زیادہ پھیل کر وہ گھروں کے قریب آ جاتا ہے۔ پھر جب وہ چھوٹا دریا وسیع ہوتا ہے تو اور بھی زیادہ گھروں کے پاس سے گزرتا ہے اور اس کے زمین میں جذب ہونے یا ریت میں غائب ہونے کا کوئی اندیشہ نہیں رہتا۔ وہ پہاڑیوں اور ٹیلوں پر سے گزرتے اور ریتوں پر سے بہتے ہوئے سمندر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور جب وہ دریا سمندر بن جاتا ہے تو ساری زمینوں کے کنارے اس سے ملنے لگ جاتے ہیں اور کوئی حصہ زمین بھی ایسا نہیں رہتا جو اس سے متصل نہ ہو۔ اسی طرح جب جماعت کے افراد کی صحیح تربیت کی جائے اور اگلی نسلوں میں قربانی اور ایثار اور فدائیت کا زیادہ سے زیادہ جذبہ پیدا کیا جائے تو وہ دنیا میں امن کے قیام کا ایک بہت بڑا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ دنیا کا ایٹم بم جو یورینیم دھات سے بننے والی ایک چیز ہے دنیا کی تباہی اور بربادی کا ایک مہلک ہتھیار ہے۔ لیکن افراد جماعت کی طاقت کو صحیح استعمال کرنا اور آئندہ نسل کے اندر جذبۂ قربانی پیدا کرنا اور اس کی صحیح تربیت کرنا قوموں کو زندہ رکھنے کا ایک حتمی اور یقینی ذریعہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح ہر فرد کے دل میں یہ احساس قائم رہتا ہے کہ دنیا کو فتح کرنے اور اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرنے کے لئے میری ذاتی جدوجہد کی بھی ضرورت ہے۔ یہی نکتہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بتایا ہے کہ تیرے دو طریق ہونے چاہئیں۔ ایک مخالفین کے ساتھ اور ایک مواففین کے ساتھ۔ مخالفین کے ساتھ تو تیرا یہ طریق ہونا چاہیئے کہ تو ان کو ڈرا جن میں تیرے رشتہ دار بھی شامل ہیں اور جو ایسے راستے پر چل رہے ہیں جو ان کے لئے نقصان دہ ہے۔ لیکن اس کے علاوہ تیرا دوسرا کام یہ بھی ہے کہ تو مومنوں کی تربیت کرے کیونکہ اب دنیا کی نجات انہی لوگوں کی صحیح تربیت پر منحصر ہے۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الشعراء صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷)

درخواست دعا

میں ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہوں۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمد احمد کریم ...)

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

بلکہ خود والدین بھی تربیت میں غفلت برتنے کی وجہ سے زیرالزام آئے اور سزا میں حصہ دار بنے بغیر نہیں رہتے۔ تربیت میں غفلت کا وبال صرف اولاد پر ہی نہیں بلکہ والدین پر بھی پڑتا ہے۔ حضور نے اہلِ ربوہ کو ظاہری و باطنی صفائی کا خاص خیال رکھنے اور ربوہ کے ماحول کو پاک و صاف اور مطہر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے خبردار فرمایا، کہ اگر بعض لوگوں نے اولاد کی صحیح تربیت میں غفلت سے کام لیا اور ان کی اولاد میں سے کسی نے سراسر قابل اعتراض طرز عمل اختیار کیا تو اس کا وبال ان کی اولاد پر ہی نہیں بلکہ خود ان پر بھی پڑے گا۔

خطبہ کے آخر میں حضور نے بتایا کہ حضور کے دل میں یہ خواہش پیدا کی گئی ہے کہ دنیا میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کی غرض سے ایک اعلیٰ درجہ کا پریس اور کبھی نہ کبھی کسی ملک میں ریڈیو کا ٹرانسمٹنگ سٹیشن قائم کیا جائے تا جہاں ایک ... دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم پہنچنے میں سہولت رہے وہاں دوسری طرف پیغام حق کی اشاعت کی نئی نئی راہیں کھلتی چلی جائیں۔ حضور نے اس خواہش کی تکمیل کے لئے خصوصیت سے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔

ماہوار رپورٹ اصلاح وارشاد

جماعتوں کی طرف سے ماہوار رپورٹ کا بھجوانا ان کی بیداری پر دلالت کرتا ہے۔ تمام امراء و صدر صاحبان کا فرض ہے کہ ہر ماہ کی دس تاریخ تک ان کی جماعت کی اصلاح و ارشاد کی مساعی کی رپورٹ نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوا دی جائے۔ جن جماعتوں کے پاس رپورٹ کے مطبوعہ فارم ختم ہو چکے ہوں وہ فوراً مطبوعہ فارم منگوانے کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کو لکھیں تا وہ رپورٹ بھجوانے میں پیچھے نہ رہ جائیں۔ امراء اضلاع اور پریذیڈنٹ ہائے ماہوار اصلاح و ارشاد کے سلسلہ میں خصوصی توجہ دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

حضرت مولوی نظام دین صاحب صحابی آف چک ۳۵ جنوبی وفات پا گئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ؕ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی نظام دین صاحب جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے ۳ر اور ۴ر جنوری ۱۹۷۰ء کی درمیانی شب کو قریباً دو بجے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔

۴ر جنوری ۱۹۷۰ء کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد مرحوم بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں مدفون ہوئے قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم نے دعا کرائی۔

حضرت مولوی صاحب ۱۹۰۴ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۹۰ سال یا اس سے کچھ متجاوز ہوگی۔ آپ صحابہ کا سچا نمونہ اور رنگ اپنے اندر رکھتے تھے تلاوت قرآن کریم کرتے ہوئے جھوم اٹھتے تھے اور سننے والوں میں وجد کی کیفیت پیدا کر دیتے تھے۔ عاشق قرآن کریم عاشق رسول صلے اللہ علیہ وسلم، عاشق مسیح موعودؑ اور عاشق احمدیت تھے اور صدق و ثبات عزم و استقامت اور تبتل و انقطاع کا پیکر تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا، دو لڑکیاں اور ان کی اولاد یادگار چھوڑی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحبؓ کو اعلیٰ علیین میں ہمیشہ بلند سے بلند تر درجات سے نوازے اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر رہے۔ اور نیکی اور تقویٰ میں اپنے والدؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے آمین۔

(چوہدری عطاء اللہ لیکچرار تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)